Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۹ ۷
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیگرافک ایڈریس
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۲۴ شوال ۱۳۹۷ھ ۹ اخاء ۱۳۵۶ہش ۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مانٹریال (کینیڈا) سے مکرم عثمان صاحب بذریعہ کیبل گرام اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں بے ہوشی طاری ہے اور حالت تشویشناک ہے۔
احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب (سب انسپکٹر ریلوے پولیس) پر گزشتہ دنوں دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اس وقت BELAIR CLINIC حیدر آباد میں زیر علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نزیل حیدر آباد سندھ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ اخاء ۱۳۵۶ہش مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔
اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اور اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہو کر ایک نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کو مقامِ توکّل پر نہایت مضبوطی سے قائم کیا جاتا ہے

بے سروسامانی کی حالت میں بھی وہ اپنے مولیٰ کریم پر کامل بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں

"ایک مقام توکّل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسّر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نورِ معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسباب عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرتِ ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستاری مستوجب شکر ہے جو ہر جگہ ان کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ لیکن دوسروں کو دنیا داری کے دلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی اور یہ خاصہ ان کا صحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے۔

ازاں جملہ ایک مقام محبتِ ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبتِ الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی کا ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت انس اور شوق ان کے قلوبِ صافیہ پر متولی ہو جاتا ہے جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پبلشر: مسعود احمد • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ر اخاء ۱۳۵۶ھش
۹ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

رضاءِ الٰہی پر منتج ہونے والی تکبیر اور تسبیح و تحمید

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے، اس کی تسبیح و تحمید کرنے اور صبح و شام اور دن اور رات اسے بکثرت یاد کرنے کا بار بار اور بہ تکرار حکم دیا گیا ہے۔ ایسی آیات کی تعداد جن میں یہ حکم دیا گیا ہے کئی درجن بنتی ہے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- (۱) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (المدثر آیت ۴ — اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر)۔ (۲) وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا (بنی اسرائیل آیت ۱۱۲ — اور اس کی یعنی اللہ کی خوب اچھی طرح بڑائی بیان کر)۔ (۳) وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ (الفرقان آیت ۵۹ — اور اللہ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر)۔ (۴) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ (النصر آیت ۴ — تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جا)۔ (۵) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ (الاعلیٰ آیت ۲ — اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کا بے عیب ہونا بیان کر)۔ (۶) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ (الواقعہ آیت ۷۵ — پس تو اپنے رب کے نام کے ذریعہ سے تسبیح کر)۔ (۷) وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ (الاحزاب آیت ۴۲ — اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کیا کرو)۔ (۸) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ○ (المومن آیت ۵۶ — اور اپنے رب کی شام کو بھی اور صبح بھی حمد کے ساتھ ساتھ تسبیح کرتا رہا کر)۔ (۹) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ○ (قٓ آیت ۴۰ — اور سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کر)۔ (۱۰) وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ○ (اور رات کے وقت بھی اس کی تسبیح کیا کر اور ہر عبادت کے آخر میں بھی ایسا ہی کیا کر)۔ (۱۱) وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ○ (الطور آیت ۵۰ — اور رات کے وقت اس کی یعنی اپنے رب کی تسبیح کرتا رہ اور جب ستارے پیٹھ پھیر لیں یعنی رات ختم ہونے والی ہو تب بھی تسبیح کرتا رہا کر)۔ (۱۲) وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ○ (الدہر آیت ۲۷ — اور رات کے وقت بھی اپنے رب کے سامنے سجدہ کیا کر اور رات کو دیر تک اس کی تسبیح کیا کر)۔ (۱۳) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ○ (المزمل آیت ۹ — اور چاہیے کہ تو اپنے رب کی صفات کو بیان کیا کر اور اسی سے دل لگایا کر)۔ (۱۴) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ (الدہر آیت ۲۶ — اور اپنے رب کا صبح اور شام ذکر کیا کر)۔ (۱۵) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○ (الاعراف آیت ۲۰۶ — اور تو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتا رہا کر اور دھیمی آواز میں بھی صبح بھی اور شام بھی ایسا کر اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو)۔ (۱۶) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ (الاحزاب آیت ۴۲ — اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو)۔ (۱۷) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الجمعہ آیت ۱۱ — اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ)۔ (۱۸) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الانفال آیت ۴۶ — اے مومنو! جب تم کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ)۔ (۱۹) فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۲۴۰ — جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو کیونکہ اس نے تمہیں وہ کچھ سکھایا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے)۔ (۲۰) وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۹۹ — اللہ کو یاد کرو جیسا کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے)

یہ بیس آیات ہم نے بطور نمونہ یہاں درج کی ہیں ورنہ ایسی آیات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بہرحال ان اور ان جیسی جملہ دوسری آیات سے یہ امر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دن کو بھی اور رات کو بھی، صبح بھی اور شام کو بھی، دن اور رات کے مختلف اوقات میں کھڑے اور بیٹھے، خوف کی حالت میں بھی اور امن کی حالت میں بھی، الغرض ہر وقت اور ہر حالت میں اس کی بڑائی بیان کرنے، اس کی تسبیح و تحمید کرنے اور اس کے ذکر اور اس کی یاد میں مشغول رہنے کا حکم دیا ہے اور اس حکم پر عمل پیرا ہونے کی عظیم الشان برکات اور طیب و شیریں ثمرات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے نیز اس کی تسبیح و تحمید اور بکثرت اس کا ذکر کرنے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے نیز اس کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر کرنے کا طریق کیا ہے؟ سو ان آیات سے ظاہر ہے کہ اس کا طریق یہی ہے کہ انسان اپنے دل میں بھی اور اپنی زبان سے بھی اور پھر دھیمی آواز سے بھی اور بلند آواز سے بھی تکبیر، تسبیح و تحمید اور ذکر اللہ میں مشغول رہے اور ہر وقت اپنی زبان کو اس کے ذکر سے تر رکھے۔ تاہم اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص امر ذہن نشین کرایا ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اس کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر کرنا اُس وقت متحقق ہوگا جب وہ خوشی اور راحت اور امن و سکون کی حالت میں ہی ایسا نہ کرے بلکہ جب وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے بموجب خود اس کی راہ میں اپنے پر تکلیف وارد کرے اور مشقت اُٹھائے تو اُس حالت میں بھی اور جب قضا و قدر کی طرف سے اُس پر کوئی تکلیف اور امتحان وارد ہو تو اُس وقت بھی وہ زبان پر کسی قسم کا گلہ یا شکوہ لائے بغیر پوری بشاشت کے ساتھ تکبیر، تسبیح و تحمید اور ذکر میں مشغول رہے اور اپنے اس معمول میں قطعاً کوئی فرق نہ آنے دے۔

مثال کے طور پر دو بڑے مجاہدات جو انسان خدائی حکم کی تعمیل میں کرتا ہے اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے پر مشقت وارد کرتا اور تکلیف اُٹھاتا ہے وہ رمضان کے روزے اور اُس کی مخصوص عبادات نیز حج کی عاشقانہ عبادت اور اس کے مناسک ہیں جن کی خاطر انسان لمبا سفر اختیار کرتا اور گھر کا آرام ترک کر کے طویل مسافت کی صعوبت برداشت کرتا ہے۔ ان دونوں کی غرض اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ہے تاکہ اس کے بندے اُس کی بڑائی بیان کریں اور اس کا کثرت کے ساتھ ذکر کریں۔ چنانچہ رمضان کے روزوں کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:- (رمضان کے روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں) تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اُس کے شکر گزار بنو۔

اور حج کے ضمن میں فرماتا ہے:-

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ (البقرہ آیت ۲۰۱)

ترجمہ:- پھر جب اپنی (حج کی) عبادتیں پوری کر چکو تو اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو یا (اگر ہو سکے تو اس سے بھی) زیادہ (وابستگی سے) یاد کرو۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے تحت قضاء و قدر کے رنگ میں آنے والی مشکلات اور ابتلاؤں اور آزمائشوں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے وارد ہونے پر مومنوں کو کسی قسم کا گلہ شکوہ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس کی بڑائی اس کی حمد اور پاکیزگی بیان کرنی چاہیئے اور اس کا بکثرت ذکر کرنا چاہیئے جیسا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۭ (البقرہ آیت ۱۵۷)

ترجمہ:- (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے جن پر اگر کوئی مصیبت آئے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اس کی طرف رجوع اختیار کرتے ہوئے) کہتے ہیں ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور اُس کی تسبیح و تحمید اور ذکر کرنے کا حق اُس وقت ہی ادا ہوتا ہے جب ایمان لانے والے مشکلات و مصائب کے دوران بھی تکبیر، تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی کرتے ہیں اور اس سے غفلت نہیں برتتے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"جو شخص خدا تعالیٰ کی بڑائی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی بڑائی کرتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ تکبیر صرف منہ سے نہ ہو۔ جس تکبیر سے اللہ خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ گالیاں کھاؤ، ماریں کھاؤ، پتھر کھاؤ اور پھر بھی خدا تعالیٰ کی تکبیر کرو کہ اُس نے ہمیں یہ مواقع عطا کئے ہیں۔ گویا حقیقی تکبیر یہی ہے کہ جتنا ظلم ہو اتنا ہی زیادہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور کہے کہ مجھ پر اس کے کتنے احسان (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری تبلیغی زندگی کے چند دلچسپ واقعات

مکرم میجر عبدالحمید (ریٹائرڈ) سابق مبلغ انگلینڈ، امریکہ و جاپان

ابتدائی حالات:

یہ عاجز کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک معزز خاندان موسوم بہ راجپوت جنجوعہ کا ایک فرد ہے۔ ۱۹۳۲ء میں گارڈن کالج راولپنڈی میں سیکنڈ ائیر میں تعلیم پاتا تھا انہی دنوں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعارف ہوا۔ براہین احمدیہ (چہار حصص) مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا ایک معتدبہ حصہ پڑھ کر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ کر (جس کی منظوری چند دن میں آ گئی تھی) جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔

احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتے ہی مخالفت کے ایک عظیم الشان طوفان کا سامنا کرنا پڑا اور تو اور خود میرے ابا جان والد سید اکبر صاحب مرحوم جو علم دوست تقویٰ شعار، صوم و صلوٰۃ کے پابند ہونے کے علاوہ یتیموں اور غریبوں کی پرورش کرنے والے اور نہایت ہی اعلیٰ اخلاق سے متصف تھے۔ میرے مخالف ہو گئے۔ مخالفت اتنی شدید تھی کہ میں گھبرا گیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے ایک خط لکھا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا:۔

"قرون اولیٰ میں بھی اسلام نوجوانوں سے پھیلا تھا اور اب بھی نوجوانوں سے ہی پھیلے گا۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا"

میرے پاس یہ خط نہیں ہے۔ اس خط کا مضمون یادداشت سے لکھ رہا ہوں۔

حضور رضی اللہ عنہ کی دعاؤں اور توجہ روحانی سے میرے دل میں تبلیغ کا غیر معمولی شوق پیدا ہو گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس روز سے آج تک فریضہ تبلیغ بڑے جوش و خروش سے ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عجیب و غریب واقعات مشاہدہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سب واقعات کو اگر احاطۂ تحریر میں لایا جائے تو ایک نہایت ہی ضخیم کتاب تحریر ہو سکتی ہے۔ مشتے از خروارے کے طور پر چند واقعات یہاں قارئین کے افادہ کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں۔

ابا جان کا قبول احمدیت:

سب سے پہلے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کسی طرح میرے ابا جان پر احمدیت کی صداقت آشکار ہو جائے اور وہ بھی اس چشمۂ شیریں کو پینے کا شرف حاصل کریں۔ اگرچہ شروع شروع میں وہ انتہائی مخالف تھے اور مخالف لٹریچر منگوا کر خود بھی پڑھتے اور مجھے بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے مگر آہستہ آہستہ ان میں تبدیلی پیدا ہوئی اور وہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں پڑھنے لگے۔

ایک دن میں نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں سے حاشیہ کی ابواب میں سے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ○ اور ان کے بعد کی چند آیات کی تفسیر پڑھ کر ابا جان کو سنائی۔ ان آیات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی پیدائش کے چھ مراتب اور روحانی مراتب ستہ کو نہایت لطیف اور دلکش پیرایہ میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ میں یہ مضمون کافی دیر تک پڑھتا رہا اور خیال تھا کہ ابا جان بھی اس مضمون سے میری طرح محظوظ ہو رہے ہوں گے مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی جبکہ ابا جان نے مجھے فرمایا کہ "یہ کیا ناول پڑھ رہے ہو؟" میں کتاب وہیں چھوڑ کر دفتر چلا گیا۔ یہ واقعہ راولپنڈی کا ہے۔ میں ان دنوں ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں کام کیا کرتا تھا۔ بعد میں کمشنر راولپنڈی کے دفتر میں تبدیل ہو کر چلا گیا تھا۔ دفتر سے فارغ ہو کر شام کو جب میں گھر لوٹا تو ابا جان فرمانے لگے کہ اگر حضرت مرزا صاحب محدث ہونے کا دعویٰ کرتے تو ہم سب مان لیتے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کہیں براہین احمدیہ کا مطالعہ تو نہیں کرتے رہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں تمہاری غیر حاضری میں یہ کتاب پڑھتا رہا ہوں تو پھر میں نے عرض کیا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث ہی مان لیں آپ نے جواباً فرمایا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا اشرف علی تھانوی جیسے بزرگوں نے مرزا صاحب کو نہیں مانا تو پھر میں کیونکر مان لوں؟

کچھ دنوں کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا ورود راولپنڈی میں ہوا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے حضرت مولوی صاحب کو چائے پر بلایا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ بزرگ ہیں اور ابا جان کو آپ تبلیغ کریں گے تو شاید اسی طریق سے ان پر اثر ہو جائے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے ہمراہ اور بھی کچھ دوستوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے ابا جان سے صرف ایک سوال کیا۔ کہ کیا آپ کبھی قادیان تشریف لے گئے ہیں؟ آپ نے جواب دیا۔ "جی نہیں۔" اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ "آپ ضرور جائیں" یہ کہہ کر چائے پینے کے بعد ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور السلام علیکم کہہ کر چلے گئے۔ میں حیران تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے تبلیغ تو کوئی کی نہیں مگر بعد میں ابا جان نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ نیک انسان معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کی مجلس میں بیٹھنے سے مجھ پر بہت اچھا روحانی اثر ہوا۔

ان دنوں راولپنڈی سنٹرل جیل کے سپرنٹنڈنٹ مکرم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم ہوا کرتے تھے۔ آپ قرآن شریف کے عاشق تھے۔ آپ کی باتیں معرفت سے پُر ہوا کرتی تھیں۔ میں کبھی کبھی ابا جان کو ان کے پاس لے جایا کرتا۔ ان کی عارفانہ باتیں سن کر ابا جان بہت متاثر ہوتے۔ اسی سال سالانہ جلسہ پر ابا جان کو قادیان لے گیا۔ مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب کسی وجہ سے جلسہ پر نہ جا سکے۔ مگر انہوں نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ اگر میرے ابا جان جلسہ پر جا دیں تو میں انہیں بذریعہ کارڈ اطلاع کر دوں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے مجھے ایک پوسٹ کارڈ بھی دیا تھا مگر افسوس کہ میں ان کی ہدایت پر عمل نہ کر سکا۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ان دنوں غالباً ناظر دعوت و تبلیغ تھے۔ مجھ سے انہیں بے حد پیار تھا جب انہوں نے دیکھا کہ ابا جان بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں تو انہیں بڑی خوشی ہوئی۔ انہوں نے ابا جان کو سٹیج کا ٹکٹ لے کر دیا۔ جلسہ کے دوسرے دن جلسہ کی کارروائی کے اختتام پر میں نے ابا جان سے پوچھا کہ آپ پر جلسہ کا کیا اثر ہوا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں تو اسی وقت کھڑا ہو کر اعلان کرنے لگا تھا کہ احمدیت برحق ہے۔

آپ سیدھے قصر خلافت میں گئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر کئی اور دوستوں کے ساتھ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک!

میں جب راولپنڈی واپس گیا تو مکرم شاہ سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ابا جان کے متعلق سوال کیا کہ کیا وہ قادیان گئے تھے؟ میں نے عرض کی "جی ہاں گئے تھے اور وہاں انہوں نے بیعت بھی کر لی ہے۔" آپ بڑے خوش ہوئے بعد نہایت گرمجوشی سے میرے ساتھ معانقہ کیا اور فرمایا کہ "مجھے ڈبل خوشی ہوئی ایک یہ کہ آپ کے ابا جان نے بیعت کر لی ہے اور دوسرے یہ کہ ایک دن (سحری کے وقت) میں نماز پڑھ رہا تھا کہ زور سے مجھے آواز آئی۔ "اس نے بیعت کر لی ہے۔ اس نے بیعت کر لی ہے۔"

میں حیران تھا کہ کس نے بیعت کر لی ہے۔ آپ کے ابا جان کے بارے میں تو مجھے کسی نے بتایا تھا کہ وہ جلسہ پر نہیں جا سکے۔ الغرض یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان تھا کہ میرے ابا جان نے نہ صرف بیعت ہی کر لی بلکہ وصیت بھی کی اور بیعت کے تین چار سال بعد ۹ مئی ۱۹۴۳ء کو کہوٹہ میں ان کی وفات ہو گئی اور بڑی مخالفت کے باوجود مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ آپ کی نعش مبارک کو ایک بس کے ذریعہ کہوٹہ سے قادیان لے گیا۔ جہاں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

ایک دیوبندی عالم سے گفتگو:

احمدیت قبول کرنے سے پہلے ایک دن ابا جان نے ہمارے شہر کہوٹہ کے ایک دیوبندی عالم مولانا عبدالحق صاحب مرحوم سے کہا کہ وہ مجھے سمجھا دیں اور راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ مولانا صاحب بے شمار تفسیریں اور کتابیں اٹھا کر ہمارے گھر لے آئے۔ میں نے ان سے کہا آپ، اتنی کتابیں کیوں اٹھا کر لائے ہیں معاملہ تو بہت آسان ہے آپ یہی ثابت کر دیں کہ میں احمدیت سے تائب ہو جاؤں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توآئیں میں آپ کو ایک سہل طریق بتاؤں۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) نے تمام علماء کو ایک چیلنج دیا ہوا ہے کہ وہ "توفی" کا لفظ جو باب تفعّل سے ہو۔ خدا یا ملائکہ فاعل ہوں۔ ذی روح مفعول ہو تو قرآن یا حدیث یا محاورات عرب قدیم یا جدید یا اشعار وغیرہ میں یہ لفظ استعمال ہوا ہو تو اس کے معنی قبض روح نہ ہو قبضِ جسم ہو تو ایسی ایک مثال پیش کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپے انعام ملے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک ہزار روپے تو نہیں جو میں آپ کو پیش کروں البتہ میں آپ کو یہ لکھ کر دینے کے لئے تیار ہوں کہ اگر آپ مطلوبہ مثال پیش کردیں تو میں احمدیت سے تائب ہو جاؤں گا۔

میری یہ بات سن کر مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ اجازت لے کر اپنے گھر گئے اور وہاں کسی دیوبندی عالم کی لکھی ہوئی کتاب لے آئے جس میں تفصیل کے ساتھ لفظ توفّی پر بحث تھی۔ آپ وہ کتاب شروع سے آخر تک پڑھنے لگے۔ شروع میں لکھا ہوا تھا۔ کہ لفظ توفی کا مادہ وفا ہے اس کے لئے کئی باب ہیں توفی۔ ایفاء۔ استیفاء وغیرہ سب میں معنی پورا لینے کے ہیں۔ مگر یہ سب صرفی نحوی بحث تھی۔ مطلوبہ مثال کا کہیں ذکر نہ تھا۔ میں اصرار کرتا کہ آپ یونہی وقت ضائع نہ کریں۔ مطلوبہ مثال پیش کریں۔ اگر آپ سچے ہیں۔ مگر یہ ایک مامور من اللہ کا چیلنج تھا کسی کے بس کی بات تھی جو اسے توڑتا۔ تھوڑی دیر ورق گردانی کرنے کے بعد ایک جگہ کچھ عبارت آپ نے پڑھی اور اچھلنے لگے کہ مطلوبہ مثال مل گئی ہے وہ عبارت یہ تھی:۔

"تَوَفَّاہُ اللہُ اَیْ
قَبَضَ رُوْحَہٗ عَلَی
الْمَجَازِ" (روح المعانی)

مولوی صاحب کا مطلب یہ تھا۔ کہ اگرچہ مجازی طور پر توفّاہ اللہ کے معنی قبض روح کے ہیں مگر حقیقی طور پر اس کے معنی قبض جسم کے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ یہ تو ڈگری ہمارے حق میں ہوئی آپ کوئی ایسی مثال پیش کریں جس میں قبض جسم کے معنی ہوں تو آپ کچھ کھسیانے سے ہو گئے۔ پھر آپ نے ورق گردانی شروع کردی تو آخر میں مصنف کتاب نے لکھا۔ کیا سورج کی کوئی مثال ہے؟ کیا ستاروں کی کوئی مثال ہے؟ کیا چاندنی کی کوئی مثال ہے؟ جس طرح ان کی کوئی مثال نہیں اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں جو توفّی کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ قبض جسم کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ اباجان کو مولوی صاحب کے اس طریق استدلال کو دیکھ کر سخت صدمہ ہوا۔ فرمانے لگے۔ مولوی صاحب! آپ تو ایک طفل مکتب کے ساتھ بھی گفتگو نہیں کر سکتے۔

ایک عیسائی مشنری سے گفتگو:

ایک دفعہ کوئٹہ میں چھاؤنی سے شہر کی جانب بذریعہ سائیکل جا رہا تھا۔ شہر میں داخل ہوتے ہی ایک دکان پر نظر پڑی۔ جس میں عیسائیت کا لٹریچر کثرت سے دکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک پاکستانی پادری صاحب بھی کھڑے تھے جو لٹریچر فروخت کر رہے تھے۔ میں نے پادری صاحب سے عرض کی کہ اسلام ایک مکمل مذہب ہے اور قرآن شریف ایک مکمل الہامی کتاب ہے جس میں سابقہ مذاہب کی تعلیمات موجود ہیں۔ اب عیسائیت وغیرہ کی تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ اسلام کی تبلیغ کریں۔

کہنے لگے کہ ہمارے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا نے قرآن شریف میں کلمۃ اللہ کہا ہے یہ تو کبھی کلمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا نے نہیں فرمایا لہٰذا حضرت عیسٰی علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ میں نے قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیت کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی:۔

"قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ
مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ
اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ
رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
مَدَدًا"

ترجمہ: تو انہیں کہہ دے کہ اگر ہر ایک سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہو جاتا گو اسے زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا ہی اور پانی سمندر میں لا ڈالتے۔

میں نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کے ان ان گنت کلمات میں سے جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی ایک کلمہ ہیں۔ اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی فضیلت کیسے ثابت ہو گئی؟

پادری صاحب کچھ شرمندہ سے ہو کر فرمانے لگے۔ کہ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ ایسی کوئی آیت قرآن شریف میں موجود ہے۔

یاد رہے کہ یہ جواب تحقیقی جواب نہ تھا مگر پادری صاحب کا منہ بند ہو گیا۔

ایک جیہوواہ وٹنسی سے گفتگو:

کوئٹہ کا ایک اور واقعہ یوں ہے ایک روز ایک جیہوواہ وٹنس (JEHOVA WITNESS) فرقے کا ایک سفید فام شخص میرے بنگلے پر آ گیا اور مجھے تبلیغ کرنے لگا جب اس نے کہا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں تو میں نے کہا کہ بائبل میں خدا کے بیٹے کے الفاظ کا استعمال حضرت عیسٰی علیہ السلام کے علاوہ بے شمار دیگر افراد پر بھی ہوا ہے تو اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی خصوصیت کیا رہی۔ اس پر جیہوواہ وٹنسی صاحب بولے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو "Begotten Son" کہا گیا۔ اور دوسرے افراد کے لئے یہ الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ میں نے مندرجہ ذیل آیت بائبل سے نکال کر دکھلائی:۔

"I will declare the decree, the Lord hath said unto me, thou art my son, this day have I begotten thee"

(Psalms: 2:7)

اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا نے Begotten son کہا ہے۔ تو پادری صاحب فرمانے لگے۔ اس کے بارے میں مزید تحقیقات کرکے آپ کو بتلاؤں گا۔

مگر بعد میں وہ نہ آئے۔ تین چار سال کے بعد ایک روز بارش ہو رہی تھی تو کسی نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا۔ کیا دیکھتا ہوں ایک یورپین جوڑا ہے جو ہمارے گھر میں بارش سے پناہ لینا چاہتا تھا۔ اب کی دفعہ میرا بنگلہ جس میں ہم سکونت پذیر تھے۔ پہلے بنگلہ سے مختلف تھا۔ یہ عجیب اتفاق تھا کہ اس جوڑے میں خاوند ہی جیہوواہ وٹنسی تھا۔ جو تین چار سال قبل میرے بنگلہ میں تبلیغ کی غرض سے آیا تھا۔ اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ میرے سوال کا جواب مزید تحقیقات کے بعد دے گا۔ میں نے دونوں میاں بیوی کو چائے وغیرہ پلائی۔ گفتگو کے دوران میں نے ان صاحب کو ان کا وعدہ یاد دلایا اور پوچھا کہ کیا آپ نے مزید تحقیقات کی تھی؟ تو کہنے لگے کہ زبور میں "This day have I begotten thee" کے الفاظ سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی ہیں۔

میں نے عرض کی کہ یہ آیت تو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری تھی۔ انہیں ہی مخاطب کرکے خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا:۔

"Thou art my son, this day have I begotten thee."

ترجمہ: تو میرا بیٹا ہے اور آج میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔

مگر وہ دونوں بغیر دلیل کے کہتے جائیں کہ اس آیت سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی ہیں تو پھر میں نے ایک ناپسندیدہ لفظ استعمال کرکے کہا۔ کہ اگر میں آپ کے متعلق کہوں کہ آپ ایسے ہیں تو آپ یقیناً مجھ سے ناراض ہوں گے۔ اور جب آپ ناراض ہوں تو میں اپنی صفائی اس طرح کروں:۔

"جی نہیں میری مراد آپ سے نہیں بلکہ وہ شخص جو وہ سڑک پر جا رہا ہے اُس سے ہے۔"

تو کیا آپ یہ جواب سن کر مطمئن ہو جائیں گے؟ تو وہ دونوں شرمندہ ہو گئے۔

(باقی)

خدّام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اور ہماری ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں نمائندگی کا کم از کم یہ معیار مقرر فرمایا ہے کہ ہر مجلس کا ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور شامل ہو۔

قائدین اضلاع، قائدین مقامی و نگران حلقہ جات کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے پیش نظر بھرپور کوشش فرمادیں گے ہم اس کم از کم معیار کو حاصل کرلیں، نیز اس اجتماع کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۹۹

مَیں حنیفاں بی بی زوجہ خیر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن 39 DB ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حنیفاں بی بی چک 39 DB ڈاکخانہ 40 DB ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ جمال الدین ولد خیر الدین صاحب چک 39 DB۔

گواہ شد۔ سلطان احمد ولد نظام الدین صاحب چک 39 DB۔

مسل نمبر ۲۳۳۰۰

مَیں نوید احمد ولد میجر حمید احمد صاحب کلیم قوم ہنڈل پیشہ تعلیم عمر ۱۸ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۹-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نوید احمد دار الصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد۔ افضال احمد باجوہ ولد چوہدری کرم رسول صاحب باجوہ دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد۔ مبشر احمد وصیت ۲۱۰۵۸

مسل نمبر ۲۳۳۰۱

مَیں چوہدری شریف احمد وڑائچ ولد چوہدری وددھا ونجان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ کاروبار عمر ۴۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۷-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سکنی قطعہ ۱۰ واقع دار الیمن ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے۔

۲۔ مکان ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ رقبہ ۴۰۰ مربع گز مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے۔

۳۔ خالی پلاٹ لیاقت آباد مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے (رقبہ ۲۸ مربع گز)

۴۔ خالی پلاٹ لیاقت آباد رقبہ ۱۰ مربع گز -/۳۰۰۰ روپے۔

۵۔ زرعی اراضی واقع جھنگ دو ایکڑ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔

۶۔ حصص کمپنی وڑائچ سنز لمیٹڈ -/۴۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شریف احمد وڑائچ ۱۴۸/۱۴۹ بی روڈ۔ لیاقت آباد۔ کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد حیمیہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد۔ برکات احمد ذبیح وصیت ۱۵۹۸۷ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۳۰۲

مَیں داؤد احمد نعیم ولد محمد احمد صاحب نعیم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۷-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ داؤد احمد نعیم ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد حیمیہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد۔ غلام محمد ولد قاضی سید احمد صاحب کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۳۰۳

مَیں سلیمہ بیگم زوجہ محمود شوکت صاحب منہاس قوم راجپوت سلہری پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۸-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔

زیورات طلائی ۴ ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۷۰۶/۲۵ روپے

سلائی مشین مالیتی -/۶۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلیمہ بیگم ۷-H-5/7 ماڈل کالونی کراچی 27۔

گواہ شد۔ محمد شفیع ہاشمی وصیت ۱۷۵۱۱ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد۔ محمود شوکت منہاس کراچی خاوند موصیہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ بیگم صاحبہ محترم برادرم ایم ظفر اللہ صاحب آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(محمد عمر لبشیر احمد۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم چند روز سے بوجہ درد سینہ بیمار ہیں۔ گو درد میں پہلے سے افاقہ ہے مگر ابھی مکمل طور پر آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امتہ الرحمٰن پروینہ کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۳۔ میرا چھوٹا بچہ کاشف محمود گردن توڑ بخار کی وجہ سے لیاقت ہسپتال جام شورو میں داخل ہے۔ جسم اور تمام اعضاء بے حس ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بدین)

۴۔ میرے دوست عبد الشکور صاحب کا گردہ اور اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی شفایابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

۵۔ کافی عرصہ سے پیٹ میں درد رہتا ہے جس کی وجہ سے مَیں سخت پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (ملک عبد الرحیم محمود آباد ضلع جہلم)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

ہوتے ہیں جب اُس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرے اور اُس کی بڑائی بیان کرے۔ ایسے شخص کی تکبیر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ یقیناً اس کو بڑھاتا ہے اور اُس کی بڑائی کے سامان پیدا کرتا ہے ورنہ صرف مُنہ کی تکبیریں اُس کے کسی کام نہیں آسکتیں۔"
(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارضِ بلال میں دو۲ مساجد کا سنگِ بنیاد

ماہِ رمضان سے قبل خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ملک کے دو اہم مقامات پر مساجد کی تعمیر کا کام شروع کر سکے۔ اِن میں سے ایک بینڈل سٹیٹ کے دار الحکومت BENIN میں اور دوسری OYO سٹیٹ کے ایک اہم شہر اشوبو OSOGBO میں شروع کی گئی ہے۔ اِن مقامات پر ہماری چھوٹی مگر فعال جماعتیں موجود ہیں مگر نمازوں اور جمعہ کی ادائیگی کے لئے عارضی جگہوں پر انتظام تھا۔ گذشتہ کئی سالوں سے امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا مکرم محمد اجمل صاحب شاہد اِن مقامات پر زمین کے حصول کے لئے متعلقہ جماعتوں کو توجہ دلا رہے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ نے حال ہی میں دونوں مقامات پر بہت باموقع زمین کے حصول کے سامان پیدا فرمائے۔ فالحمد للہ

BENIN کا شہر اپنی تاریخی اور ثقافتی روایات کے لحاظ سے بہت اہم شہر ہے۔ اس اہم مقام پر مسجد کی ضرورت ایک عرصہ سے شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس جماعت کی حقیر قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ایک کھلی جگہ پہ ائیرپورٹ کے قریب مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔

مورخہ ۱۴ر اگست کو اس سٹیٹ کی سرکٹ کانفرنس میں شمولیت کے بعد واپسی پر مکرم امیر صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ممبران اور مبلغین کرام کی موجودگی میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور موقع کی مناسبت سے مکرم امیر صاحب نے تعمیر اور بعض ضروری امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور ایک پُرسوز اجتماعی دعا بھی کرائی۔

دوسری مسجد جو کہ اشوبو OYO سٹیٹ کے اہم شہر میں تین سڑکوں کے وسط میں نہایت باموقع جگہ پر ایک خوبصورت مثلث نما قطعہ ہے مکرم امیر صاحب نے مورخہ ۱۴ر اگست کو صبح نو بجے سرکٹ کے سرکردہ احبابِ جماعت اور مبلغین کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت نے مخالفین کی کوشش کے باوجود اس باموقع زمین کا حصول کیا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نتیجہ ہے۔ سنگِ بنیاد کی تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو وقفِ عارضی کی اہمیت بتلائی اور بعض دوسری ہدایات دینے کے بعد موجود احباب نے مسجد کے لئے حسبِ استطاعت مالی قربانی میں حصہ لیا اور دعا کے ساتھ یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

چونکہ یہ دونوں جماعتیں ممبران کی تعداد کے لحاظ سے کم ہیں اس لئے مکرم امیر صاحب نے تعمیر کے کام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مرکز کی طرف سے ہر ایک جماعت کو ایک ایک ہزار نیرا (دس ہزار روپیہ) بطور امداد دیا۔

آخر میں احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اِن جماعتوں کو جلد تعمیر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی حقیر قربانیوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین

خاکسار مفتی احمد صادق مقیم ایبوڈے نائیجیریا)

برکات تلاوت قرآن مجید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ (یعنی قرآن کریم) دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمے کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا کے قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندے کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔" (چشمہ معرفت)

اراکین انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ قرآن کریم کے سنجیدہ مطالعہ کو اولیت دیں تاکہ افضالِ الٰہی کے مورد ہو سکیں۔ روزانہ باترجمہ تلاوت کریں۔ گھروں میں درس کا سلسلہ جاری کریں۔ سہ ماہی امتحانوں میں زیادہ شوق سے شرکت کریں اور اس بات کا عملی ثبوت دیں کہ فی الواقعہ ہم نے قرآن کریم کو سب کاموں پر مقدم کر لیا ہے۔

(تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مخلصین جماعت احمدیہ خواہ وہ دُنیا کے کسی ملک میں رہ رہے ہوں خدا کے فضل سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصّہ لے رہے ہیں، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ۔

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصّہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصّہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدردان (اور) ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

خدا کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کر کے اس کی بخشش کے امیدوار بن جائیں، آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا اجتماع

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا مقامی اجتماع ۱۰ر اکتوبر بروز پیر صبح دس بجے لجنہ کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ تمام صدر صاحبات حلقہ جات وقت مقررہ پہ پہنچ جائیں اور اپنے حلقہ کی ممبرات کو بھی اس سے مطلع کریں تاکہ وہ بھی صحیح وقت پر پہنچیں۔ اجتماع میں حصہ لینے والی بچیاں اور بہنیں بھی وقت پر پہنچ جائیں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اسلم بھٹی امسال ایل۔ ایل۔ بی (مرکنٹائل لاء) کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ پنجاب میں اوّل آئے ہیں۔ مورخہ ۲۲/۹ کو انہیں گورنر صاحب پنجاب نے یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر گولڈ میڈل دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی یہ کامیابی مزید ترقیات کا موجب بنائے اور انہیں بیش از پیش دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین

(خاکسار مرید احمد زعیم مجلس انصار اللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لاہور)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری، فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم عبد الشکور صاحب جاوید سیکرٹری مال محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ سول ہسپتال فیصل آباد (لائلپور) میں زیر علاج ہیں۔ ۴ر اکتوبر کو ان کا اپنڈیکس اور گردے کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبد المغنی زاہد
(مربی سلسلہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴